جناب مولانا انوار اللہ پاشا صاحب

اسلامی مملکت میں حرمت شراب اور غیر مسلم

ظہور اسلام کے وقت عربوں میں عام رسوم جاہلیت کی طرح شراب نوشی بھی عام تھی۔ اس لئے ابتداء اسلام میں بھی اسے جاری رکھا گیا۔ اور مسلمان بھی شراب پیتے تھے۔ جب حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو اہل مدینہ میں بھی شراب نوشی اور قمار یعنی جوا کھیلنے کا رواج تھا۔ چنانچہ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد چند صحابہ نے آپ سے عرض کیا کہ شراب اور قمار بازی عقل کو بھی خراب کرتے اور مال بھی برباد کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے اس سوال کے جواب میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۹ نازل ہوئی جو یہ ہے۔

یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیهما	تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا کہدے
اثم کبیر ومنافع للناس و	ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے فائدے
اثمهما اکبر من نفعهما	بھی۔ اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ شراب اور جوئے میں اگرچہ لوگوں کے کچھ ظاہری فوائد ضرور ہیں۔ لیکن ان دونوں میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو ان کے منافع اور فوائد سے بڑھی ہوئی ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں نے گناہ کی وجہ سے اس کا پینا چھوڑ دیا۔ اگرچہ اکثر پھر بھی پیتے تھے۔ کیونکہ اس سے شراب کو حرام نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے صحابہ کرامؓ میں سے چند اپنے دوستوں کی دعوت کی اور کھانے کے بعد حسب دستور شراب پی لی۔ پھر اسی حال میں نماز مغرب کا وقت آگیا۔ سب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایک صاحب کو امامت کے لئے آگے بڑھایا۔ انہوں نے نشہ کی حالت میں جو تلاوت شروع کی تو سورہ قل یاایہا الکافرون کو غلط پڑھا۔ اس پر شراب سے روکنے کے لئے دوسرا قدم اٹھایا گیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لاتقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ

اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

اس میں خاص اوقات نماز کے اندر شراب کو قطعی طور پر حرام کر دیا گیا۔ باقی اوقات میں اجازت رہی۔ تو گویا ان دونوں آیتوں کے حکموں سے بہت سے لوگ شراب چھوڑنے لگے۔ اور باقی چھوڑنے کی کوششیں کرنے لگے۔ آخر سورہ مائدہ کی آیت نازل ہوئی جس میں شراب کو مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ وہ آیت یہ ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ٥

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں بغض اور عداوت پیدا کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے پس اب بھی تم باز آنے والے نہ ہوں؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب حضورؐ کے منادی نے مدینہ کی گلیوں میں یہ آواز دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے تو جس کے ہاتھ میں جو برتن شراب کا تھا اسے وہیں پھینک دیا جس کے پاس کوئی سبو یا خم شراب کا تھا اسے گھر سے باہر لا کر توڑ دیا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ اعلان حرمت کے وقت جس کے ہاتھ میں جام شراب لبوں تک پہنچا ہوا تھا اس نے وہیں پھینک دیا۔ مدینہ میں اس روز شراب اس طرح بہہ رہی تھی جیسے بارش کی رو کا پانی۔ اور مدینہ کی گلیوں میں عرصہ دراز تک یہ حالت رہی کہ جب بارش ہوتی تو شراب کی بو اور رنگ مٹی میں نکھر آتا تھا۔ (مسلم)

احادیث میں شراب کو سختی سے منع کیا گیا ہے حضورؐ نے شراب کو ام الخبائث قرار دیا ہے۔ مندرجہ ذیل احادیث بھی اس ضمن میں قابل ذکر ہیں۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔ اور ہر شراب حرام ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں شراب پیتا ہے۔ اور آخر تک اس کا پینا جاری رکھتا ہے وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔"

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ "جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہے۔ اس کا کم مقدار بھی حرام ہے۔" (ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ وہ جو اسے نچوڑتا ہے۔ وہ جو نچوڑنے کے کام سے متعلق ہو۔ وہ جو اسے پیتا ہے۔ وہ جو اسے لے جاتا ہے۔ وہ جس کے لئے لائی جاتی ہے۔ وہ جو دوسروں کو پینے کے لئے دیتا ہے۔ وہ جو اسے بھیجتا ہے۔ وہ جو اسے خریدتا ہے۔ اور وہ جس کے لئے خریدی جائے (ترمذی)

حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی زیر کفالت یتیموں کے لئے شراب خریدتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ شراب کو بہادو اور شراب کے برتنوں کو توڑ ڈالو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "شراب دو درختوں سے حاصل ہوتی ہے۔ کھجور اور انگور سے" (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ کیا شراب سے سرکہ تیار کیا جا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "نہیں" (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ "شراب ام الخبائث اور اکبر الکبائر ہے" (طبرانی)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ولید بن عقبہ کو جب اس نے شراب پی لی تو چالیس دروں کی سزا دی اور فرمایا کہ حضورؐ نے چالیس دروں کی سزا دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی چالیس کوڑوں کی سزا دی۔ اور حضرت عمرؓ نے اسّی کوڑوں کی سزا دی۔ اور یہ سب سنت ہیں اور میرے نزدیک صحیح ہیں۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کیا ہے" (بخاری)

<u>ذمی یا غیر مسلم</u> | اسلامی مملکت میں جو غیر مسلم رہتے ہیں جن کو ذمی بھی کہتے ہیں، تین قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ وہ غیر مسلم جو کسی معاہدے کے تحت اسلامی مملکت میں رہتے ہوں۔

۲۔ وہ غیر مسلم جو مسلمانوں سے لڑائی میں شکست کھا کر اسلامی مملکت کے شہری بن جائیں۔

۳۔ وہ غیر مسلم جو ابتدا سے اسلامی مملکت میں رہتے ہوں یا کسی دوسرے طریقے سے وہ اسلامی مملکت میں آکر آباد ہو گئے ہوں۔ مثلاً پاکستان کے غیر مسلم۔

جہاں تک کہ عام بنیادی حقوق کا تعلق ہے۔ اسلامی مملکت میں مسلم اور غیر مسلم ایک جیسے متصور ہوتے ہیں۔ البتہ جن غیر مسلموں کے ساتھ اسلامی مملکت نے کچھ اصولوں پر معاہدہ کیا ہو تو ان کے ساتھ انہی اصولوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ اور مفتوحہ غیر مسلم سے جب جزیہ وصول کیا جائے تو پھر ان کی جان، مال، جائیداد اور عزت کی حفاظت حکومت اسلامی کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔

تمام غیر مسلموں کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا:

امرنا بترکھم وما یدینون ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کو (غیر مسلموں کو) دینی معاملات میں آزاد چھوڑیں۔

تمدنی اور شہری قوانین میں غیر مسلموں اور مسلمانوں کو ایک اسلامی مملکت میں یکساں دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ قوانین دونوں کے لئے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ جو سزائیں ارتکاب جرائم پر مسلمانوں کے لئے ہوتی ہیں۔ وہی غیر مسلموں کے لئے بھی ہوتی ہیں۔ غیر مسلموں کو حفاظت حاصل رہے گی۔ لیکن ان کو قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائے گی اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد نجران سے جو معاہدہ کیا تھا وہ قابل ذکر ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"یہ وہ تحریر ہے جو محمد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کے لئے لکھی۔ کہ رسول اللہ کا حکم ہے کہ ان پر ہر پھل۔ سونے اور چاندی اور ہر بڑے چھوٹے پر فضل کیا اور اپنی دو ہزار حلہ جات (لباس) پر آزاد کیا۔ پھر رجب میں ایک ہزار اور ہر صفر میں ایک ہزار حلہ دینا ہوگا۔ اور ہر حلہ ایک اوقیہ کا ہوگا۔ اور جو خراج سے کم یا زیادہ ہو اس کا حساب کر لیا جائے گا اور جو زرہیں، گھوڑے یا سواریاں دیں وہ بھی حساب کر کے لی جائیں گی۔ اور میرے قاصدوں کو بیس دن یا اس سے کم ٹھہرانا اہل نجران کے ذمہ ہوگا۔ اور ایک ماہ سے زیادہ کسی قاصد کو نہ روکیں گے۔

اور جب یمن میں گڑبڑ ہو تو نجران پر تیس زرہیں۔ تیس گھوڑے اور تیس اونٹ مستعار دینے لازمی ہوں گے۔ اور میرے قاصدوں کے پاس جو زرہیں، گھوڑے یا سواریاں ضائع ہو جائیں وہ میرے ذمے ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ انہیں ادا کر دیں۔ اور اہل نجران کے لئے اللہ کا پڑوس کافی ہے۔ اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ان کی جانیں ملت۔ زمین۔ اموال۔ غائب وشاہد۔ قبائل۔ اتباع قبائل ہیں۔ اور یہ کہ کوئی دوسرا ان پر غارت گری نہ کرے گا۔ اور نہ کوئی ان کے حقوق یا ان کی ملت کے حقوق پامال کرے گا۔ اور نہ ان کے پادریوں یا راہبوں کو ہٹایا جائے گا جو انہوں نے مقرر کر رکھے ہیں۔ اور نہ ہی جو ان کے اتباع ہوں۔ اور جو کچھ بھی کم و بیش ان کے قبضہ میں ہے۔ اس پر غارت گری نہ ہوگی۔ اور ان پر جاہلیت کا خون اور جرم نہ ہوگا۔ اور کوئی لشکر ان کی زمین کو پامال نہ کرے گا اور جو ان میں سے حق مانگے۔ تو ان کے درمیان نصف نصف ہوگا۔ نہ ظالمانہ طور پر اور نہ مظلومانہ طور پر۔ اور اس کے بعد جو بھی سود کھائے گا۔ تو اس سے میرا ذمہ ختم ہوگا۔ اور دوسرے آدمی کے ظلم کی پاداش میں دوسرا آدمی نہ پکڑا جائے گا۔ اور جو کچھ اس تحریر میں ہے۔ یہ اللہ کی امان میں ہے اور محمد نبی رسول اللہؐ کے ذمہ میں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اور لائے جو یہ لوگ نصیحت کریں۔ پھر اصلاح کریں تو یہ ظلم کے ساتھ وابستہ نہ ہوں گے۔"[۱]

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں سے جتنے معاہدے کیے تھے

---

[۱] زاد المعاد ابن قیم جلد ۳ ص ۱۲۶، ۱۲۷۔ ترجمہ رئیس احمد جعفری۔

ان میں سے کسی میں بھی شراب کا صراحتہً ذکر نہیں ہے۔ البتہ حضورؐ کی ایک حدیث ہے۔ کل شرط لیس فی کتاب اللہ باطل (جو شرط کتاب اللہ کے مطابق نہ ہو وہ باطل ہے) اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد امام سرخسی نے اپنی کتاب "المبسوط" میں لکھا ہے کہ فقہا کے نزدیک غیر مسلموں سے وہ معاہدہ جو کتاب اللہ کے مطابق نہ ہو باطل ہوگا۔[1]

شخصی اور خالص مذہبی قوانین میں غیر مسلموں کو پوری آزادی ہوگی۔ اور اسلامی حکومت ان کے ان قوانین میں دخل اندازی نہیں کرے گی۔ اور ان پر اس ضمن میں وہ قانون نافذ کرے گی جو ان کے قوانین کے مطابق ہو۔ مثلاً شادی بیاہ۔ طلاق۔ اور میراث وغیرہ۔ لیکن ان قوانین کا دائرہ کار صرف غیر مسلموں اور ان کی جگہوں تک محدود رہنا چاہیئے۔ تاکہ مسلم ان سے متاثر نہ ہو سکے۔ اور اگر غیر مسلم سودی کاروبار کرے یا زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو اس سے قانوناً منع کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ اسلامی قوانین جرائم کے خلاف ہے۔ اور علم انسانی، معاشرتی قوانین کے بھی خلاف ہے اور اس طرح ہر وہ کام جو عام لوگوں کو متاثر کر سکے۔[2]

اس کے علاوہ فقہا کا ایک مشہور قاعدہ ہے جو غیر مسلموں کے عام ملکی قوانین سے متعلق ہے۔ چنانچہ فقہا کہتے ہیں۔ لھم مالنا وعلیھم ما علینا (ان کے لئے ہیں وہ جو ہمارے لئے ہیں اور ان پر لازم ہیں وہ جو ہم پر لازم ہیں) فقہا کے اس قاعدہ کے مطابق غیر مسلم ملکی قوانین کے مسلمانوں کی طرح پابند رہیں گے۔[3]

اس مختصر تعارف کے بعد اب میں شراب سے متعلق غیر مسلموں کے لئے خلفاء اور ائمہ کے اصول اور احکام کا بیان کروں گا۔ چنانچہ امام ابو عبید القاسم نے اپنی کتاب "کتاب الاموال" کی جلد اول میں ذمیوں سے متعلق بحث میں لکھا ہے۔ ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی کہ سواد (عراق) کے باشندوں میں سے ایک آدمی شراب کی تجارت میں بڑا نفع کما کر امیر بن گیا۔ تو انہوں نے لکھا۔ "اس کی ہر چیز جس تک تمہاری رسائی ہو توڑ ڈالو۔ اس کے تمام چوپایوں کو ہانک کر لے آؤ۔ اور دیکھو اس کی کسی چیز کو کوئی پناہ نہ دے۔"

ربیعہ بن زکار کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے زرارہ بستی پر نظر ڈال کر پوچھا۔ یہ کونسی بستی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ یہ بستی زرارہ کہلاتی ہے۔ اور یہاں اوباش لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور شراب فروخت ہوتی ہے۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا۔ "اس کا راستہ کدھر سے ہے؟" لوگوں نے جواب دیا۔ پل کے دروازہ سے۔ ایک شخص نے کہا۔ "یا امیر المومنین! ہم آپ کے لئے کشتی لے لیتے ہیں جس کے ذریعہ آپ دریا پار کر کے اس مقام تک پہنچ جائیں گے۔"

---

[1] المبسوط للامام السرخسی جلد پنجم ص ۸۵ [2] اسلامی ریاست ص ۵۲۴۔ ابوالاعلیٰ مودودی
[3] المبسوط للسرخسی جلد پنجم ص ۸۵

حضرت علیؓ نے فرمایا "یہ توبیگار ہو جائے گا، ہم بیگار نہیں لینا چاہتے۔ چلو ہمیں پل کے دروازے سے لے چلو" چنانچہ وہ چلتے ہوئے اس بستی میں پہنچے اور فرمایا "میرے پاس آگ لاؤ۔ اس بستی میں آگ لگا دو۔ اس لئے کہ خبیث چیز کے اجزا آپس ہی میں ایک دوسرے کو کھا لیتے ہیں"

راوی کہتا ہے کہ اس بستی کے سروں تک آگ لگ گئی۔ تا آنکہ خواستا ابن جبرونا کے باغ تک آگ پہنچ گئی

ابوعبید کہتے ہیں کہ یہ کچھ اہل سواد میں ہوتا تھا جو ذمی تھے۔[1]

آگے چل کر ص ۲۳۲ پر وہ لکھتے ہیں۔" اور یہ جو ذمیوں پر کنیسوں (یہودی) عبادت گاہوں۔ آتش کدوں صلیب اور شراب کی پابندی لگائی ہے تو صرف ایسی صورت میں جب کہ وہ مسلم آبادی کے علاقوں میں ہوں جس کی وضاحت حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت سے ہو رہی ہے۔

عکرمہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا " کہ جو شہر بھی عرب آباد کریں اس میں کسی ذمی کو معبد بنانے۔ شراب فروخت کرنے۔ سور پالنے۔ اور ناقوس بجانے کا حق نہیں ہوگا۔ البتہ ان میں سے جو کچھ پہلے سے (وہاں موجود) ہو اس کے بارے میں مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سے کئے ہوئے عہد کو پورا کریں"

ابوعبید نے آگے چل کر ۲۳۸ پر ان واقعات کی توجیہہ یوں کی ہے۔

"حضرت عمرؓ نے جو شراب کی تجارت سے امیر بننے والے کے مویشی ضبط اور سامان توڑ پھوڑ ڈالنے کا حکم دیا تھا اور حضرت علیؓ نے اہل زرارہ کو ان کی بستی میں آگ کی جو سزا دی تھی باوجودیکہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ان کے دین وملت کی آزادی کے ساتھ بحال رکھا گیا تھا۔ تو ہماری نظر میں اس کی توجیہہ یہ ہے۔ کہ ان دونوں حضرات نے جو شرائط ان لوگوں سے کی تھیں ان میں ان لوگوں کو شراب نوشی کی اجازت تو تھی لیکن شراب کی تجارت اور اسے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ اور یہ بات عمر بن عبدالعزیز کی اس روایت میں واضح طور پر نظر آ رہی ہے۔

مثنیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کوفہ کے عامل عبدالحمید بن عبدالرحمان کو لکھا۔

"شراب ایک بستی سے دوسری بستی میں منتقل کی جائے اور تمہیں جو شراب کشتیوں پر لدی ہوئی ملے اسے سرکہ میں تبدیل کردو۔ چنانچہ عبدالحمید نے یہ حکم اپنے واسط کے نمائندہ محمد بن المنتشر کو لکھ بھیجا۔ انہوں نے خود پہنچ کر کشتیوں کا معائنہ کیا اور ہر شراب کے ڈرم میں نمک اور پانی ڈال کر اسے سرکہ بنا دیا۔

ابوعبید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ان کی شراب نوشی بند نہ کی اس لئے کہ شرائط صلح میں یہ بھی ایک شرط تھی لیکن انہوں نے شراب کی تجارت اور اسے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں لے جانے پر پابندی عائد کردی"

---

[1] کتاب الاموال ابوعبید جلد اص ۲۳۱، ۲۳۲۔ ترجمہ عبدالرحمن سنورتی

"قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں لکھا ہے۔" ذمیوں کو مسلمانوں کے ساتھ شہروں اور بازاروں میں رہنے کی اجازت ہوگی۔ اور انہیں تجارت کرنے کی بھی اجازت ہوگی۔ لیکن ان کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ شراب اور خنزیر کی کھلم کھلا تجارت کریں[1]

علامہ سید سابق اپنی مشہور کتاب فقہ السنہ میں لکھا ہے۔" یہودی اور عیسائی جو ایک اسلامی مملکت میں مسلمانوں کے ساتھ رہتے ہوں خواہ وہ مستقل باشندے ہوں جیسا کہ مصر میں اقباط ہیں۔ یا عارضی طور سے رہ رہے ہوں جیسا کہ مصر میں غیر ملکی لوگ۔ تو اگر ان میں سے کوئی شراب پی لے تو اس پر حد لگا دی جائے گی۔ اور یہ اس قاعدہ کی بنیاد پر ہے۔ لہم مالنا وعلیہم ما علینا۔ (ان کے لئے ہے جو ہمارے لئے ہے اور ان پر ہے جو ہم پر ہے) نیز شراب اسلام میں اس لئے حرام ہے کہ اس کے بُرے اثرات سے سوسائٹی کے افراد بچے رہیں۔ کیونکہ سوسائٹی کا تحفظ اسلام کا اولین مقصد ہے اور شراب نوشی سے انسان کا دماغ ٹھیک کام نہیں کرتا۔ اور وہ اجتماعی زندگی کے لئے بھی مضر بن جاتا ہے[2]

البتہ امام ابو حنیفہؒ کے ہاں شراب کی اگرچہ مسلمانوں کے لئے خرید و فروخت حرام ہے۔ لیکن غیر مسلموں کے لئے اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور اگر کوئی مسلم کسی غیر مسلم کی شراب کو ضائع کرے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ اور غیر مسلم کو شراب پینے کی اجازت ہوگی۔ اور اگر غیر مسلم شراب نوشی کرے تو اس کو اس کی سزا نہیں دی جائے گی[3]

لیکن امام ابو حنیفہ کے قول سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ غیر مسلموں کو برسرِعام شراب پینے کی اجازت ہے۔

علامہ ماوردی نے اپنی کتاب الاحکام السلطانیہ میں لکھا ہے:۔

"جو ذمی مسلمانوں کے ساتھ اسلامی حکومت میں رہتے ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوں گی۔ اور ان میں ایک یہ ہے کہ برسرِعام شراب نہیں پیئں گے۔ اور اگر کوئی شراب نوشی کرے تو اگر وہ مسلمان ہو تو اس کی شراب ضائع کی جائے گی۔ اور اسے سزا دی جائے گی۔ اور اگر وہ ذمی ہے تو اسے صرف سزا دی جائے گی۔ اس بات پر کہ اس نے کھلم کھلا شراب نوشی کی۔ البتہ اس کے شراب ضائع کرنے میں فقہا کا اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ ضائع نہ کی جائے کیونکہ یہ ان کے لئے ایک قابل خرید و فروخت کی چیز ہے۔ اور ان کے ہاں اس کا پینا جائز ہے۔ لیکن امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ جب غیر مسلم برسرِعام شراب نوشی کرے تو اسے سزا بھی دی جائے۔ اور اس کی شراب کو بھی ضائع کیا جائے۔

---

[1] کتاب الخراج قاضی ابو یوسف صہ ۳۹۲۔ اردو ترجمہ [2] فقہ السنہ سید سابق جلد دوم صہ ۳۹۹ — بدائع الصنائع علاؤ الدین جلد ہفتم صہ ۱۱۳، ۱۱۴ کاشانی [3] الاحکام السلطانیہ ماوردی (اردو) صہ ۲۳۹

علامہ ابن تیمیہ نے مختصر الفتاویٰ المصریہ میں لکھا ہے "غیر مسلموں کے لئے جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے لئے شراب کی تجارت کریں۔ یا ان کی اس میں رہنمائی کریں۔ یا ان کی مدد کریں۔ یا ان کے لئے تیار کریں یا اسے مبینہ طور پر مسلمانوں یا غیر مسلموں سے خریدیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم خفیہ طور سے شراب نوشی کرے تو اس کو اس سے منع نہیں کیا جائے گا" آگے چل کر وہ لکھتے ہیں۔ "اگر کوئی ذمی شراب نوشی کرے تو بعض کہتے ہیں کہ اس پر حد نافذ کی جائے گی اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں۔ لیکن یہ اس وقت جب وہ شراب نوشی بر سر عام کرے۔ اور اگر وہ خفیہ طور پر شراب نوشی کرے تو اسے اس کو منع نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر وہ مبینہ شراب نوشی سے باز نہیں آتے یا شراب کی کھلم کھلا تجارت ختم نہیں کرتے وغیرہ تو ان کی شراب کو ضائع کیا جائے گا اور ان کو سزا بھی دی جائے گی خواہ یہ معاہدے کے خلاف ہی کیوں نہ ہو"[1]

ایک مشہور مصری عالم علامہ ابو زہرہ نے اس مسئلہ پر یوں اظہار خیال کیا ہے۔

"جہاں تک کہ شراب نوشی کی حد کا ذمی اور مستامن پر نافذ کرنے کا تعلق ہے تو تمام فقہا کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان پر حد نافذ کی جائے گی۔ اس مشہور قاعدے کی بنیاد پر۔ لہم ما لنا وعلیہم ما علینا (ان کے لئے ہے جو ہمارے لئے ہے اور ان پر ہے جو ہم پر ہے) کیونکہ شراب ہر مذہب میں حرام ہے اور اس کی حرمت کا تعلق کسی ایک مذہب سے نہیں ہے۔ البتہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں۔ کہ شراب ذمیوں اور مستامنوں کے لئے ایک تجارتی چیز ہے اور اس کا پینا ان کے ہاں جرم نہیں ہے۔ اور جب اس کا پینا ان کے ہاں جرم نہیں ہے تو اس پر ان کو سزا بھی نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ سزا کا دارومدار حرمت پر ہے۔ اور اگر ہم فرض بھی کریں کہ یہ ان کے مذہب میں حرام ہے۔ لیکن جب وہ اپنے مذہب میں ایسا نہیں سمجھتے تو ہمیں ان کو مذہبی امور میں آزاد چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن بعض حنفی فقہا کہتے ہیں کہ ذمیوں کو شراب سے نشہ ہونے کے جرم سے مستثنیٰ نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر انہوں نے شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہو گئے۔ تو ان پر نشہ ہونے کی وجہ سے حد نافذ کی جائے گی۔ یہ حسن بن زیاد کی رائے ہے۔ اور علامہ کاسانی نے اس کو بہتر قرار دیا ہے"[2]

ایک اور مشہور مصری عالم عبدالقادر عودہ نے اس مسئلہ پر مندرجہ ذیل روشنی ڈالی ہے :۔

"تمام فقہائے شریعت کے ہاں یہ قاعدہ ہے کہ شراب غیر مسلموں کے لئے جائز ہے جب تک ان کے مذہب میں اس کی حرمت نہیں ہے۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ غیر مسلموں کو اپنی مذہبی کاموں میں آزاد چھوڑیں۔ لیکن چونکہ نشہ سارے ادیان میں حرام ہے تو بعض فقہا کے ہاں غیر مسلم پر بھی نشہ ہونے پر حد نافذ کی

---

[1] مختصر الفتاوی المصریہ ابن تیمیہ ص ۵۰۲، ۵۰۳ [2] العقوبہ محمد ابو زہرہ۔ مطبوعہ دار الفکر العربی۔ قاہرہ

جائے گی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ صرف تعزیری سزا دی جائے گی لیکن ان میں اس بات میں اختلاف نہیں ہے۔ کہ کھلم کھلا شراب پینے پر غیر مسلم کو تعزیری سزا دی جائے گی۔ خواہ وہ اس سے نشہ ہو جائے یا نہیں اور باوجودیکہ اس کا پینا اس کے لئے جائز ہے۔ اور فوائد شرعیہ میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو اس بات سے منع کرتی ہو کہ اگر غیر مسلم کی ظاہر شراب نوشی سے اجتماعی زندگی میں فساد کو خطرہ ہو تو اس پر حد نافذ کی جائے۔ اور یقیناً جب وہ برسر عام شراب نوشی کرے گا تو اس سے مسلمانوں پر ضرور اثر پڑے گا۔ اور جب غیر مسلم حکومتوں نے بھی شراب کو رعایا پر بند کرنے کی کوششیں کیں جیسا کہ امریکہ اور ہندوستان میں یہ کوششیں کی گئیں اور یورپ میں بھی شراب اور نشہ آور اشیاء کی بار بار ممانعت کی کوششیں کی گئیں۔ تو حکومت اسلامی کے لئے تو انتہائی ضروری ہے کہ وہ اپنی رعایا پر شراب کو منع کرے۔ خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے کیوں نہ ہو[1]

جناب ایس اے صدیقی نے اپنی کتاب "اسلام کا مالیاتی نظام" انگریزی میں لکھی ہے۔ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں پر شخصی۔ اخلاقی اور خاندانی امور میں ان کا اپنا قانون نافذ ہو گا۔ لیکن عام معاشرتی زندگی سے متعلق اگر کوئی چیز ان کے ہاں جائز ہو اور اسلام میں ناجائز تو اس کے ظاہری ارتکاب پر حکومت کو پابندی لگانے کا حق حاصل ہے تاکہ اس سے مسلمانوں میں ہیجان پیدا نہ ہو[2]

امام احمد بن یحییٰ نے اپنی کتاب البحر الزخار میں لکھا ہے۔" ذمیوں کو شراب پینے اور اس کو فروخت کرنے سے منع کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے انہوں نے بطور دلیل اس معاہدہ کا حوالہ دیا ہے جو حضرت عمرؓ نے شام کے عیسائیوں سے کیا تھا۔ اور جس میں ایک شرط یہ تھی کہ وہ شراب فروخت نہیں کریں گے[3]

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ آج کل بعض ترقی یافتہ ممالک نے بھی بعض قوانین کو پبلک لا یعنی عام لوگوں کا قانون کے طور پر نافذ کی ہیں۔ مثلاً اگر مسلمان انگلینڈ میں رہتا ہو تو اس کو انگلینڈ کے پبلک لا کے ماتحت دوسری شادی کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن اسلام اسے اجازت دیتا ہے۔ اور اگر وہ انگلینڈ میں دوسری شادی کرلے تو اسے سزا دی جاتی ہے کیونکہ یہ ان کے ہاں جرم ہے۔

یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ امریکہ نے ۱۹۱۹ء میں اپنے قانون کے آرٹیکل نمبر ۸ میں ترمیم کی جس کے تحت ہر قسم کی نشہ آور شے کی خرید و فروخت نقل و حمل اور برآمد ممنوع قرار دی گئیں۔ بعد میں کئی اور وجوہ کی وجہ سے اس ترمیم کو واپس لے لیا گیا۔ لیکن اصل مسئلہ نشہ آور اشیا کی ممانعت اپنی اصلی جگہ اب بھی محسوس کی جاتی ہے۔

---

[1] التشریع الجنائی الاسلامی عبدالقادر عدوہ جلد ۲ ص ۵۰۰ [2] اسلام کا مالیاتی نظام۔ ایس اے صدیقی ص ۱۰۰
[3] کتاب البحر الزخار جلد ۶ ص ۱۴۶

اس کے علاوہ بین الاقوامی نشہ کنٹرول تنظیموں نے ۲۹ر نومبر سے ۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء تک سوئٹزرلینڈ کے شہر لوزان میں ایک اجلاس منعقد کیا اور اس میں بہت سی عیسائی حکومتوں نے شرکت کی۔ اجلاس نے جو قرار داد منظور کی اس کی ابتدا مندرجہ ذیل عبارت سے ہوتی ہے۔

"نشہ آور اشیاء کے پینے سے متعلق مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اسلامی شریعت کے نفاذ سے فائدہ اٹھانا چاہئے"

اسلامی جمہوریہ مصر، مملکت سعودی عرب، حکومت کویت اور حکومت متحدہ عرب امارات نے اپنے ملکوں میں تمام رعایا پر شراب ممنوع کی ہے خواہ وہ کسی مذہب سے متعلق ہوں۔ حکومت پاکستان نے بھی حرمت شراب سے متعلق نفاذ حدود آرڈر ۱۹۷۹ء جو ۱۰ر فروری ۱۹۷۹ء کو جاری کیا گیا جس کے تحت پاکستان کے تمام باشندوں پر خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو شراب حرام کر دی گئی۔ البتہ اس آرڈر کے شق ۱۱ کے تحت غیر مسلم مسافر اور غیر مسلموں کی مذہبی رسومات میں شراب کی محدود اجازت ہے۔

اردو زبان میں حدیث کی عظیم المرتبت کتاب صحیح بخاری کی کامل و مکمل شرح مع مکمل عربی متن و اردو ترجمہ
انوار الباری شرح اردو صحیح البخاری
مرتبہ: مولانا سید احمد رضا صاحب فاضل دیوبند تلمیذ خاتم المحدثین
حضرت علامہ سید محمد انور شاہ صاحب محدث کشمیری قدس اللہ سرہ العزیز
چودہ سو سال بعد آفتاب نبوۃ کی کرنیں احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاپاشیاں نئے انداز میں
طباعت جاری ہے۔ مقدمہ مکمل طبع ہو چکا ہے
خریدار حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں
مکتبہ حفیظیہ۔ حمید مارکیٹ مینا بازار۔ گوجرانوالہ

الترغیب والترهیب اردو
تالیف امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری متوفی ۶۵۶ھ
ترجمہ وتشریح مولانا محمد عبداللہ دہلوی، ندوی (رفیق ندوۃ المصنفین)
طباعت اعلیٰ — ولایتی کاغذ — ضخامت تین جلدیں — سائز ۲۰×۲۶/۸
صفحات تقریباً ۱۳۰۰ — قیمت -/۱۴۰ روپے

عبدالعظیم منذری اہل علم کی نظر میں
حافظ ذہبی: ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ حافظ حدیث اور کوئی نہ تھا۔
حافظ عبدالمومن
حافظ ابن کثیر
علامہ عبدالحی الکتانی بحوالہ علامہ سیوطی

پیشکش
آپ کی ہدایت اور اسوۂ حسنہ کی پیروی

اکیڈمی اشرف جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور فون ۳۲۵۱۱۹